بحمدہٖ تبارک وتعالیٰ

یہ مبارک فتویٰ، دافع طغویٰ، رافع بلویٰ، نافع تقویٰ جس میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ لاؤڈ اسپیکر کا استعمال نماز میں ناجائز ہے اور جو شخص محض لاؤڈ اسپیکر کی ہی صدا پر تکبیر تحریمہ وتکبیرات انتقالات ادا کرے گا اس کی نماز نہ ہوگی۔

مسمیٰ باسم تاریخی

القول الانور

۱۳ ۸۰

لعدم جواز الصلاۃ باقتداء لاؤڈ اسپیکر

از تصنیفاتِ

مجاہد اسلام وسنیت غازیِ اہلسنّت حضرت مولانا مولوی حافظ قاری
مفتی شاہ علامہ ابوالظفر محبّ الرضا محمد محبوب علی خاں صاحب قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی دامت برکاتھم العالیہ
مفتی اہلسنّت وجماعت وصدر جماعت رضائے مصطفیٰ بمبئی۔ مستند دارالعلوم مرکزی انجمن حزب الاحناف

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسئلہ میں کہ ایک مستند عالم دین یہ کہتا ہے کہ لاؤڈ اسپیکر پر نماز پڑھنا خلاف اولیٰ وخلاف افضل ہے اور اس کو استعمال نہ کرنا ہی اچھا ہے۔ وہ یہ بھی کہتا ہے کہ علمائے فرنگی محل نیز دیگر محترم و بزرگ علمائے کرام کا یہی خیال ہے۔ وہ یہ بھی کہتا ہے کہ چونکہ لاؤڈ اسپیکر اکثر فیل ہوجایا کرتا ہے اور باوجود مکبروں کے زیادہ تر کم پڑھے لکھے اور ان پڑھ لوگوں کی نماز فیل ہونے کی صورت میں خراب ہوجایا کرتی ہے، اور ایسا ہی پیش بھی آچکا ہے لہٰذا اس کا استعمال خلاف اولیٰ ہے۔ اس کا کہنا یہ بھی ہے کہ جب احمد آباد شہر کی جامع مسجد کی جس میں بموقع عید وبقرعید کم وبیش ایک لاکھ سے زائد مجمع نمازیوں کا ہوجایا کرتا ہے اور یہی حال عیدگاہ کا ہے اور اس کے باوجود لاؤڈ اسپیکر پر خطبہ واعلان مسائل ہوتا ہے لیکن نماز نہیں ہوتی۔ تو پھر اس کی عشر وعشیر مجمع والی مسجد میں لاؤڈ اسپیکر کی چنداں ضرورت نہیں، بعض لوگ کہتے ہیں کہ مذکور الصدر عالم دین ٹھیک کہتا ہے اور اس کی بات پر عوام کو عمل کرنا چاہیے اور اگرچہ وہ غلط ہی کیوں نہ کہتا ہو پھر بھی اس کی ہدایت پر عمل کرنا ثواب سے خالی نہیں، اگر وہ یہ بات غلط بھی کہتا ہوگا تو اس کا عذاب خود اس کی گردن پر ہوگا۔ جاہل لوگوں کو محض اس ایک بات کی بنا پر اس کے درپے آزاد نہ ہونا چاہیے اور اس کی تذلیل وتضحیک نہ کرنی چاہیے جبکہ وہ آلِ رسول میں سے بھی ہیں ورنہ گناہ ہوگا، اور ایسا کرنے والے گنہگار ہوں گے۔ یہاں کے لوگ یہ کہتے ہیں کہ جیسا حکم حضرات علماء کرام دیں وہ عمل میں لایا جائے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ جواب باصواب مزین بمہر فرمایا جائے۔

حضور والا ازراہِ کرم وعنایت جس قدر جلد ممکن ہوسکے جواب باصواب مزین بمہر حوالہ جات سے سرفراز فرمائیں تاکہ بات نہ بڑھے اور کوئی خلفشار وتفریق پیدا نہ ہو۔ بینوا وتوجروا۔

کمترین سائل، خلیل احمد جونپوری قلندری مسجد اکھیال روڈ احمد آباد ۱۰ ار گجرات۔

الجواب بعون الملک الوھاب۔ لاؤڈ اسپیکر سے متعلق سنی عالم دین نے جو بیان دیا صحیح نہیں ہے فقیر اس کی مختصر تفصیل عرض کرتا ہے۔ **وھو ھذا** ۔ لاؤڈ اسپیکر کے متعلق حضرات علمائے اہلسنت وجماعت **کثرھم اللہ سوادھم و نصرھم نصراً عزیزا** کی تحقیق یہ ہے کہ جو آواز اس کے ذریعہ مسموع ہوتی ہے وہ صدا ہے۔ جو گنبد اور پہاڑوں کے درمیان بھی سنی جاتی ہے۔ چنانچہ لاؤڈ اسپیکر پر تقریر کرنے والے حضرات کا خود اپنا تجربہ ہے کہ تقریر کے وقت ان کو اپنی آواز کے علاوہ ایک آواز مائیک سے مسموع ہوا کرتی ہے۔ یہ آواز اسپیکر کی آواز سے جدا ہوتی ہے، جسے گنبد کی طرح مائک واپس کرتا ہے، یہی صدا ہے اور اسی کو بجلی کی قوت کے ذریعہ دور دور پہنچایا جاتا ہے تو گنبد و پہاڑ اور لاؤڈ اسپیکر کی صدا میں فرق یہ ہوا کہ گنبد و پہاڑ آواز کو لوٹاتے ہیں، اور لاؤڈ اسپیکر مقرر کی آواز کو لوٹاتا بھی ہے اور اس کے ذریعہ بجلی کی طاقت سے اس آواز کو آگے بھی بڑھاتا ہے، بہرحال لاؤڈ اسپیکر کی آواز صدا ہے اور صدا کا حکم شریعت مطہرہ میں یہ ہے کہ اس سے آیت سجدہ سننے والے پر سجدۂ تلاوت

واجب نہیں۔ چنانچہ ہمارے علمائے کرام تصریح فرماتے ہیں:

تنویر الابصار ودرمختار میں ہے: لاتجب بسماعه من الصدیٰ والطیر اور بحر الرائق میں ہے: تجب علی المحدث والجنب وکذا تجب علی السامع بتلاوة هؤلآء الا المجنون لعدم اهلیته لانعدام التمیز کالسماع من الصدیٰ کذافی البدائع والصدیٰ مایعارض الصوت فی الاماکن الخالیه. جلددوم ص ۱۲۹/اورنورالایضاح ومراقی الفلاح میں ہے: ولاتجب سجدة التلاوة بسماعها من الطیر علی صحیح اور مراقی الفلاح میں ہے: ولاتجب بسماعها من الصدیٰ وهو مایجیبک مثل صوتک فی الجبال و الصحاریٰ ونحوهما. اورطحطاوی علی المراقی ص ۲۲۴ میں ہے: قوله علی الصحیح وهو المختار لانها محاکاة و لیست بقرأة لعدمها التمیز وکذا یقال فی القرد المعلم کما فی الجوهرة والمضمرات اوراسی ص ۲۶۴ میں صدا کاحکم یہ ہے: فانه لااجابة فی الصدی وانما هو محاکاة اورکبیری۔ص ۴۶۸/میں ہے: ولو سمعها من الطائر و الصدی لانها محاکات ولیست بقرأة اورردالمحتارشامی میں ہے: قلت والاکثر علی الصحیح الاول.

الایضاح جلداوّل ص ۸۰۵ اورفتاویٰ خلاصہ میں ہے: سمعها من طیر لاتجب وهو المختار اورجامع الرموز کشوری میں ہے: لایجب وباالسماع من طیر کاالسماع من الصداء. ص ۱۰۷ الباب للمیدانی میں ہے: فلو سمعها من طیر او صداء لایجب علیه اور جوهره نیره مصری ص ۱۰۵ میں ہے: وان سمعها من الصدیٰ لم یجب علیه شئ۔ یعنی طوطا، مینا، بندراورگنبد، پہاڑوں، جنگلوں کی صدا سے جس نے آیت سجدہ سنی اس پر سجدۂ تلاوت واجب نہیں اورصغیری ص ۲۶۰ میں ہے: ولو سمعها من الطائر المعلم والصدی لاتجب اورعینی شرح کنز میں ہے: وکذالو سمعها من طوطی علی الصحیح. اوردرر سے حاشیہ صغیری میں ہے: لعدم اهلیتهم للقرأة فالقرأة منهم کلا قرأة والمسموع کلامسموع ص ۲۶۰ اور فتاویٰ بزازیه میں ایک اصلی لکھی والاصل فی وجوبها ان کان من اهل الوجوب علیه اداءً او قضاءً یلزم علیه اور در المنتقی میں ہے لا تجب علیه لو سمعها من طائر او صدی. توصداپرامام کی اقتدابھی جائزنہیں،اورصدا کی تعریف بحر سے گذری اورطحطاوی ص ۲۶۴/ میں ہے: الصوت الذی یسمع المصوت عقب صیاحه راجعاً الیه من جبل او بناء مرتفع اھ شامی جلداوّل ص ۸۰۵/ میں ہے قوله من الصدی هو مایجیبک مثل صوتک فی الجبال والصحاری ونحوهما کما فی الصحاح ط صداوہ آواز ہے جو بولنے والا اپنی آواز کے بعد سنتا ہے۔ جو پہاڑوں، میدانوں، گنبدوں، بلندعمارتوں میں سنی جاتی ہے۔ حضور پرنور مرشد برحق سیدنا اعلیٰ حضرت تاجدار اہلسنّت مجدداعظم دین وملت شیخ الاسلام والمسلمین مولانا الحاج حافظ وقاری مفتی شاہ علامہ عبدالمصطفیٰ محمداحمدرضاخاں قادری برکاتی آلِ رسولی فاضل بریلوی رضی الرحمن ۱۳۴۰ھ و رحمۃ

اللہ تعالیٰ علیہ ۱۳۴۰ھ نے اپنے رسالہ مبارکہ الکشف شافیا فی حکم فونو جرافیا میں صدا کے متعلق حسب ذیل نقل فرمایا۔ فقیر یہ عبارتیں مفتی افضل حسین کے فتوے سے نقل کر رہا ہے۔ مواقف میں ہے الظاھر ان الصدیٰ تموج ھواء۔ لارجوع الھواء الاوّل

(۲) طوالع میں ہے: الصدی صوت یحصل من انصراف ھواءٍ متموج عن جبل او جسم او لمس۔

(۳) اس کی شرح مطالع میں ہے: فان الھواء اذا تموج وقاوم وصادم کجبل او جدار او لمس بحیث یصرف ھذا الھواء المتموج الیٰ خلف محفوظاً فیہ ھیأۃ تموج الھواء الاوّل حدث من ذالک صوت وھو الصدیٰ۔

(۴) اس کی دوسری شرح میں ہے: الصدیٰ صوت یحصل من ھواء متموج متصرف عن جسم لمس یقاوم الھواء المتموج ویمنعہ من النفوذ فیہ فبالضرورۃ ینصرف الھواء المتموج من ذالک الجسم الی الخلف علی مثل الھیئۃ التی کانت علیھا الی ان قال لم یبق فی الھواء المتصادم ذالک التموج من یحصل بسبب المتصادمۃ والمرجوع تموج شبیہ بالتموج الاوّل فھذا التموج الجدید الذی کان ابتداء عند انتھاء الاوّل ھو السبب للصدی ط۔

(۵) مواقف کی عبارت کی شرح میں ہے: لم یبق فی الھواء المصادم ذالک التموج بل یحصل فیہ بسبب مصادمۃ ورجوع تموج شبیہ بالتموج الاوّل یہ عبارات صاف صاف پکار رہی ہے کہ صدا ہوائے جدید کا تموج ہے، بعینہٖ ہوائے اوّل کا رجوع نہیں۔ اور ہوائے دل کی مقاومت ومصادمت کے بعد واپس ہوتے جو آواز پیدا ہوتی ہے وہی صدا ہے، اور ہوائے اوّل میں اس کی ہیئت محفوظ ہوتی ہے، اسی وجہ سے صدا اس کے مثل اور مشابہ ہوتی ہے۔ چونکہ اس تموج جدید کی مقاوم وہی ہوائے اوّل ہے جس میں متکلم کے وہ حروف والفاظ موجود ہیں تو اسی ہیئت پر جو پہلے تھی صدا سے آواز مسموع ہوتی ہے، بہر حال صدا کا سبب تو وہی تموج ہوائے اوّل ہے، اور یہی وجہ ہے کہ اس جیسے ہی آواز سنی جاتی ہے۔ پھر پڑھ لیجیے: ان الصدیٰ تموج ھواء جدید او الصدی صوت یحصل من انصراف ھواء متموج عن جبل او حدث من ذالک صوت وھو الصدی او یحصل بسبب المصادمۃ والرجوع تموج شبیہ بالتموج الاوّل فھذا التموج الجدید الذی کان ابتداء عند انتھاء الاوّل ھو السبب للصدی او بل یحصل فیہ بسبب مصادمۃ و رجوع تموج شبیہ بالتموج الاوّل۔ لیکن صوت متکلم اور ہے، صدا اور ہے۔ اسی طرح صوت متکلم کا حکم شرعی اور ہے اور صدا کا حکم شرعی اور ہے۔ ہاں! صدا کا سبب وہی ہوائے اوّل متکیف کی مصادمت اور اس کا رجوع ہے تو صدا سے حروف والفاظ وہی مسموع ہوں گے جو صوت متکلم سے مسموع ہوئے، کیونکہ اس ہوائے جدید کا ٹھپہ اور کاپی وہی ہوائے اوّل کی ہے، وغیرہ

الکشف شافیا کی اردو عبارت یہ نقل کی: ''گنبد کے اندر یا پہاڑ یا چکنی گچ کردہ دیوار کے پاس اور کبھی صحرا میں بھی خود اپنی آواز پلٹ کر دوبارہ سنائی دیتی ہے، جسے عربی میں ''صدا'' کہتے ہیں۔اب صدا میں علما مختلف ہیں کہ صدا اسی تموج اول سے پلٹتی ہے یا گنبد وغیرہ کی ٹھیس سے وہ تموج زائل ہوکر تموج تازہ اس کیفیت سے متکیف ہم تک آتا ہے۔مواقف و مقاصد اور ان کی شروح میں ثانی کو ظاہر بتایا پھر اس ثانی کے بیان میں عبارات مختلف ہیں''۔بہرحال صوت متکلم اور ہے اور صدا اور ہے۔اور دونوں کا حکم شرعی بھی اور ہے۔جیسا کہ عبارات فقہیہ سے سن چکے،اخی المعظم شیر بیشۂ سنت سلطان المناظرین غیظ المنافقین حضرت مولانا مولوی حافظ وقاری مفتی شاہ الحاج علامہ ابوالفتح عبیدالرضا محمد حشمت علی خاں صاحب قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے فتاوائے مبارکہ ''القول الازہر فی عدم جواز الصلوٰۃ باقتداء لاؤڈ اسپیکر میں تحریر فرماتے ہیں:

اس قول ثانی کی صحیح وصاف تعبیر وہی ہے جو مواقف و مقاصد میں فرمائی،یعنی مثلاً مقاومت جبل سے یہ ہوا تو رک گئی مگر اس کا دھکا وہاں کی ہوا کو لگا اور اس کے وقوع سے اس میں تشکل وتحرک آیا،آواز کا ٹھپہ اس میں سے اس میں اتر گیا اور یہ رک گئی کہ اس میں نہ تحرک رہا نہ تشکل،بہرحال اتنا یقینی ہے کہ آواز وہی آواز متکلم ہے خواہ پہلی ہی ہوا اسے لیکر پلٹ آئی یا اس کے قرع سے آواز کی کاپی دوسری میں اتر گئی،اور وہ لائی مگر شرع مطہر نے اس کے سننے سے سجدہ واجب نہ فرمایا۔قول ثانی پر یہ کہنا ہوگا کہ سمع میں ایجاب سجدہ کے لیے اسی تموج اول سے وقوع سماع لازم ہے۔اور قول اول پر یہ قید بڑھانی ہوگی کہ وہ تموج محض اسی طاقت کا سلسلہ ہو جو تحریک گلو وزبان تالی نے پیدا کی تھی،پلٹنے میں وہ تنہا نہ رہی بلکہ تصادم کی قوت دافعہ بھی شریک ہوگئی۔انتہی ملخصاً یہ خلاصہ ہے الکشف شافیا کا یہ لکھ کر خود حضرت شیر بیشۂ سنت صاحب قبلہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں وھو ھذا۔ ''اب کہ صوت وصدا دونوں کی حقیقت ان کے حدوث کی کیفیت ان کے احکام کی تفصیل باوضاحت معلوم ہوگئی تو اس آلہ لاؤڈ اسپیکر کی طرف چلیے یہ بھی اسی مقاومت صوت کی اصل پر بنا کیا گیا ہے کہ جو آواز اس میں پہنچے آلہ اس کے ساتھ مصادمت کر کے اس میں گونج پیدا کر کے دور تک پہنچائے،گنبد کی گونج اور اس آلہ سے سنی ہوئی آواز دونوں صدا ہونے میں برابر ہیں۔فرق اسی قدر ہے کہ عموماً گنبدوں میں جو گونج پیدا ہوتی ہے وہ گنبد کے اندر ہر طرف پھیل جاتی ہے اور یہ آلہ اس گونج کو مقید ومحفوظ کر لیتا ہے جس کو لاؤڈ اسپیکر تک مقید ومحفوظ صورت میں برقی رو پہنچا دیتی ہے۔اور وہی گونج لاؤڈ اسپیکر سے خارج ہوکر سنائی دیتی ہے،اسی تقید وتحفظ کے سبب لاؤڈ اسپیکر کے اس حصہ سے جس کے مقابل تلاوت یا گفتگو کی جاتی ہے اگر آلہ بہت عمدہ ہو تو بہت خفیف گونج کی صورت میں صدا سنائی دیتی۔اور اگر آلہ خراب ہو تو نہایت ہی بھیانک اور مکروہ آواز کی شکل پر وہ گونج سننے میں آتی ہے،ایک آواز تو خود تالی یا متکلم اپنی تلاوت یا گفتگو کی اپنے کان سے سن رہا ہے اگر آلہ مکبر الصوت سے سنائی دینے والی آواز صدا نہیں تو تالی یا متکلم خود اپنی آواز کے علاوہ یہ دوسری صدا گونج کی شکل میں کیونکر سن رہا ہے اور اگر کسی

لاؤڈ اسپیکر کا منہ خود تالی یا متکلم کے کان کے مقابل اس کے قریب کر دیا جائے تو وہ بالکل اسی طرح اپنی آواز کی صدائے باز گشت اپنی آواز سے علاحدہ متمیز طور پر سنے گا، جس طرح گنبد میں اپنی آواز کی صدا کو اپنی آواز سے علاحدہ متمیز طور پر سنتا ہے، اس کی صدا کا اصل صوت سے علاحدہ متمیز ہو کر مسموع ہونا ہی اس کے صدا ہونے کا بین ثبوت ہے کہ تالی یا متکلم اپنی صوت تو اپنے کان سے سن چکا اس کی زبان وگلو کی تحریک نے ہوا میں جو تموج وتحرک وتشکل کا سلسلہ پیدا کر دیا تھا اور اسی سلسلہ کی ایک کاپی خود اس کی ہوائے گوش میں مرتسم ہو کر حس مشترک کے ذریعہ نفس ناطقہ کو مدرک ومسموع ہو چکی پھر بغیر کسی مصادمت ومقاومت کے اس سلسلۂ تموج کا دوبارہ اسی طرف واپس آنا کیا معنی رکھتا ہے، تو یہ نہیں ہے مگر صدا۔ رہا یہ شبہ کہ صدائے گنبد اپنی اصل صوت سے مختلف ہوتی ہے لیکن لاؤڈ اسپیکر کی صدا اصل صوت کے مثل ہوتی ہے، تو اولاً صدائے آلہ بھی اپنی اصل صوت سے ضرور فی الجملہ مختلف ہوتی ہے، اگرچہ آلے کی عمدگی کے سبب اختلاف بہت کم محسوس ہو، اور اگر آلہ خراب ہوا پھر تو میکروفون بالکل مکروہ فون ہی ہو جاتا ہے۔

ثانیاً صدائے گنبد کا بھی اپنی اصل صوت سے اختلاف محسوس ہونا ضروری نہیں۔ پھر حضرت شیر بیشۂ سنت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ: "جب بحکم فقہ صدا سے آیت سجدہ سننا سجدہ واجب نہیں کرتا تو اس کی اتباع یا اقتدا کیونکر صحیح ہوسکتی ہے۔ جو لوگ محض اسی آلے ہی سے تکبیر تحریمہ سن کر اسی کو امام کی آواز سمجھ کر تحریمہ باندھیں گے، ان کی نمازیں باطل اور جو لوگ امام کی تکبیر تحریمہ پر علاوہ اس آلے کے کسی اور ذریعہ سے اطلاع پا کر تحریمہ باندھ چکے مگر تکبیرات انتقالات یا تکبیرات واجبہ کو اس آلے سے سن کر انہیں کو امام کی تکبیرات تصور کر کے ان کی اتباع کریں گے ان کی نمازیں فاسد ہوں گی۔ ان ارشادات فقہیہ اور حضور پرنور مرشد برحق سیدنا اعلیٰ حضرت تاجدار اہلسنّت مجدد اعظم دین وملت مولٰینا شاہ عبدالمصطفیٰ محمد احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی الرحمٰن ورحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے الکشف شافیا سے یہی ثابت وواضح ہوا اور تفریعات حضرت شیر بیشۂ سنت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے لائح ہوا کہ لاؤڈ اسپیکر سے سنی ہوئی آواز حقیقت میں صدا ہی ہے، تو اس سے سنی ہوئی آواز اگرچہ متکلم ہی کی آواز ہے جیسا کہ الکشف شافیا سے گذرا مگر بحکم شرع مطہر اس کے سننے سے سجدہ واجب نہ ہوگا، اس لیے کہ ایجاب سجدہ کے لیے اسی تموج اوّل سے وقوع سماع لازم ہے اور لاؤڈ اسپیکر میں اس کی ٹھیس سے ہوا کا وہ پہلا تموج دور ہوا۔ اور دوسری ہوا نے متکیف ہو کر تازہ تموج کو ہم تک پہنچایا جس کے پہنچانے میں قوت برقیہ بھی شامل ہے، ونیز ملازم لاؤڈ اسپیکر کا فعل بھی شریک ہے کہ اگر وہ بٹن دبا کر کنکشن نہ ملائے تو آواز نہ پہنچے اور اگر بجلی کام نہ کرے تو آواز نہ بڑھے۔ اور پہلے قول پر یہ قید بڑھانا ضروری ہے کہ "وہ تموج محض اسی طاقت کا سلسلہ ہو جو تحریک گلو وزبان تالی یا متکلم نے پیدا کی تھی پلٹنے میں وہ تنہا نہ رہی بلکہ تصادم کی قوت دافعہ بھی شریک ہوگئی ونیز قوت برقیہ وفعل ملازم بھی شریک ہیں تو اس سے سنی ہوئی صدا پر نماز میں صرف اسی کی آواز پر اقتدا کیونکر جائز ہوگی۔ جبکہ اس میں صدا کی ہوائے ثانی اور تصادم کی قوت دافعہ کے علاوہ دو قوتیں اور بھی شریک ہیں

فافهم وتدبر ۔اور حضرت مولانا الحاج محمد مظہر اللہ صاحب قبلہ مفتی اعظم دہلی شریف ۔شاہی امام وخطیب جامع مسجد فتحپوری اپنے فتوے ''قصد السبیل'' میں فرماتے ہیں ص نمبرے میں ہے کہ ''غور فرمائیں کہ امام کے گلو وزبان کا قرع تو ایسا قوی نہ تھا جو ہوا کی لہروں کو میلوں تک پہنچاتا۔تو لامحالہ یہی کہا جائے گا کہ اس لہر میں جو قرعات کا سلسلہ جاری تھا اس میں سے کوئی قرعہ اس آلہ میں واقع ہوا ہے اور اس نے اس قرع کو برقی قوت سے ایسا قوی کر دیا ہے جس سے اگلے قرعات کا سلسلہ دراز ہو گیا یا یوں کہیے کہ ہوائے متکیف بالکلام اس آلہ میں پہنچی اور اس نے اس میں قرع کر کے اگلی ہوا میں ایک نیا تموج قائم کر دیا۔بہر حال اگلی ہوا کے تموج کا سبب قریب یہ آلہ ٹھہرے گا اور اس کی نسبت اس آلہ کی طرف کی جائے گی اسی وجہ سے کہا جاتا ہے کہ لاؤڈ اسپیکر کی آواز آرہی ہے۔اس کی مثال یوں خیال کیجیے کہ ایک بچہ گیند پھینکتا ہے تو ظاہر ہے کہ اس وقت یہ گیند دس پندرہ قدم تک جا کر رک جائے گی،لیکن ابھی اس کی رفتار ختم ہونے نہیں پائی کہ ایک قوی پہلوان اس پر اور ٹھوکر لگا دیتا ہے،تو اب وہ گیند بجائے دس پندرہ قدم کے دس پندرہ سو قدم پہنچے گی۔تو کیا کہہ سکتے ہیں کہ اس قدر دور اس بچہ نے گیند پھینکی ہے،ہرگز نہیں!اب وہ اسی پہلوان کی طرف نسبت کی جائے گی۔یہی حال گنبد وغیرہ کی گونج کا ہے کہ متکلم سے جو قرع وقلع کا سلسلہ چلا تھا اس میں گنبد کے تصادم سے اس کا تصرف بھی ہو گیا ہے۔اس لیے اب اس کا وہ حکم نہ رہے گا،جو بلا شرکت غیرے میں تھا۔چنانچہ تالی آیت سجدہ تلاوت کرتا ہے اور اس کو جو مکلّف سنتا ہے اس پر سجدۂ تلاوت واجب ہوتا ہے لیکن اسی کو اگر اس گونج سے سنتا ہے تو سننے والے پر سجدہ واجب نہیں ہوتا کہ اب اس کو ایک غیر مکلّف کے ساتھ نسبت ہو گئی۔چنانچہ تنویر میں ہے:لا تجب بسماعة من الصدا انتهى۔اور اگر غور کیجیے تو یہ قصہ بھی مانحن فیہ میں پایا جاتا ہے کہ یقیناً اس میں ایک قسم کی گونج پائی جاتی ہے۔اور اس آلہ میں کلام کی وہ شان نہیں رہتی جو بلا آلہ کے کلام میں ہوتی ہے۔اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح گنبد کی ٹھیس اس تموج کی حیثیت کو بدل دیتی ہے،یہ بھی اس طرح بدلتا ہے۔فرق صرف اتنا ہی معلوم ہوتا ہے کہ گنبد آواز کو واپس کرتا ہے اور چنانچہ رد المحتار میں ہے:(وکذا الاخذ) ای اخذ المصلی غیر الامام بفتح من فتح علیه مفسدا ایضا کمافی البحر عن الخلاصة او اخذ الامام بفتح من لیس فی صلاته کمافیه عن القنیة انتهی. ہو سکتا ہے کہ کسی سائنسداں اور ماہر فن کی تحقیق فقیر کی اس تحقیق کے مخالف ہو تو یاد رکھئے کہ اس بات میں کافر یا فاسق کے قول کا تو اصلاً اعتبار ہی نہیں ہاں متقی کے مقابلے میں گنجائش ہے کہ فقیر کی تحقیق کا اعتبار نہ کیا جائے تو اوّل تو ایسا شخص ان شاء اللہ تعالیٰ میسر ہی نہیں آسکتا اور اگر بالفرض نہایت درجہ کی تلاش سے میسر آ بھی جائے تب بھی حرمت وحلت کے دلائل کے تعارض کے وقت دلائل حرمت ہی کو ترجیح ہوتی ہے لہٰذا میرا ہی قول احق بالقبول ہوگا۔اور یہ بھی نہیں تو کم از کم ان دلائل سے شبہ تو ضرور ہی واقع ہوگا اور شبہ بھی مقتضی ہے اس کے ترک کو فان الظن فی الفقهیات ملتحق بالیقین. حاکم حقیقی جل وعلا کا ارشاد ولا تقف مالیس لک به علم ان السمع والبصر والفواد کل اولٰئک کان عنه مسئولا. خلاصہ اس فتوے کا بھی یہی ہوا کہ لاؤڈ اسپیکر سے سنی

آواز پر ہی جس نمازی نے اقتدا کی اس کی نماز باطل ہے۔ اور لاؤڈ اسپیکر پر نماز میں اقتدا ناجائز اور ممنوع ہے۔ و نیز آلہ لاؤڈ اسپیکر کو نماز میں استعمال کرنا سنت کو ترک کرنا بھی ہے کیونکہ مجامع کثیرہ جمعہ و عیدین میں سنت یہی ہے کہ مبلغین مکبّرین مقرر کیے جائیں اس طریقۂ شرعیہ کو لوگوں نے بند کر کے لاؤڈ اسپیکر استعمال کیا، سنت کو چھوڑا اور جس سے سنت بند ہو اور ختم وہ بدعت سیئہ ہے اور بدعت سیئہ کو روکنا اور بند کرنا اس سے بچنا ضروری ہے۔ حدیث شریف میں ہے: من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منہ فھو رد. حیرت ہے وہابیوں اور غیر مقلدیوں دیوبندیوں مودودیوں خصوصا نجدیوں پر کہ بات بات پر مباحات شرعیہ کے مقابل بدعت بدعت پکاریں شور مچائیں اور اتنی بڑی کھلی ہوئی بدعت سیئہ کو روا رکھیں جائز جانیں۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ بہر حال لاؤڈ اسپیکر کی صدا پر اقتدا ہرگز ہرگز جائز نہیں۔

اب پھر حضرت شیر بیشۂ اہلسنّت ناصر الاسلام والمسلمین غیظ المنافقین علامہ دہر مولٰنا حشمت علی خاں صاحب قبلہ قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے سنئے، القول الازہر میں تحریر فرماتے ہیں: ”شریعت مطہرہ نے مقتدیوں پر نفس قرأت کا صرف سننا ہی فرض نہیں کیا بلکہ اگر امام کی آواز مقتدی تک نہ پہنچے یا نماز سرّی ہو تو مقتدیوں کے لئے انصات یعنی خاموش رہنے کو استماع یعنی سننے کا قائم مقام ٹھہرایا اور اس کو بھی فرض ہی فرمایا۔ تحریمہ و انتقالات امام پر مقتدیوں کو اطلاع دینے کے لیے شریعت مطہرہ نے مبلغین مقرر فرمائے ہیں۔ جن کو عرف عوام میں مکبرین کہتے ہیں تو نیچریوں آزاد خیالوں نئی روشنی کے پرانے نمک حلالوں کی طرف سے نماز میں اس آلے کی جو ضرورت بتائی جا سکتی ہے وہ بذریعہ مبلغین شرعی طریقے پر پوری ہو جاتی ہے اور مبلغین کی آوازوں کو سن کر کسی عامی کو بھی یہ اشتباہ نہیں ہوتا کہ یہ امام کی آواز ہے، نہ کوئی مقتدی ان مبلغین کا اتباع کرتا ہے، بلکہ مقتدیوں نے جس امام کی اقتدا کی ہے، ان تکبیرات مبلغین سے اپنے امام کے انتقالات پر اطلاع پا کر اسی کا اتباع کرتے ہیں۔ اور اگر بالفرض کوئی مقتدی اپنی ناواقفی کی بنا پر کسی مبلغ ہی کا اتباع کرے تو وہ مبلغ اس مقتدی کا اس نماز میں شریک اور اسی کے قائم مقام مقتدی ہے تو من لم یدخل فی الصلاۃ کی اقتدا نہ ہوئی فافھم لہٰذا وقت نماز اس آلے کے استعمال سے احتراز لازم و ضروری ہے“۔ حضرت شیر بیشۂ اہلسنّت طال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔ حضور پرنور مرشد برحق سیدنا اعلیٰ حضرت مجدد اعظم دین و ملت شیخ الاسلام والمسلمین تاجدار اہلسنّت حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی پیروی میں مسئلہ کو خوب محقق و منقح فرماتے ہیں۔ اسی مسئلہ کو کس شان سے واضح فرمایا۔ فسبحٰن اللہ وبحمدہٖ اور اگر لاؤڈ اسپیکر کی ساخت پر غور کریں تو اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ لاؤڈ اسپیکر کی بناوٹ ترنم و تغنی یعنی اصول و قواعد فن موسیقی پر ہے اور یہ خوب مشاہدہ ہے کہ کبھی سیٹی کی آواز آتی ہے تو کبھی امریکن ساخت کے بڑے بڑے ریلوے انجنوں کی آواز ہوتی ہے اور کبھی دھڑ دھڑ بے تکی آواز مسموع ہوتی ہے۔ اور کبھی کم زیادہ بھی ہوتی جاتی ہے اور اگر میکروفون پر انگلی مارے تو ہارن شور کرتا ہے، یہ آوازیں بغیر کسی متکلم کے آتی ہیں جس کی پہلی کوئی کاپی اور کوئی ٹھپہ نہیں بلکہ یہ خود اس آلہ کی مستقل آوازیں ہیں تو

صدائے گنبد وصحرا وجبال اور صدائے لاؤڈ اسپیکر میں بون بعید ہے اور نماز میں محض لاؤڈ اسپیکر کی صدا پر ہرگز ہرگز اقتدا جائز نہیں۔ نیز لاؤڈ اسپیکر کی اقتدا میں یہ لحاظ بھی رکھا گیا ہے کہ متکلم کی آواز میں حسن اور خوبی پیدا کرتا ہے۔ چنانچہ کسی انکر الاصوات مکروہ الصوت سے میکروفون میں پڑھوا کر سنئے، پھر اس کے بغیر سنئے، ظاہر ہو جائے گا۔ تو یہ تغیر اس آلے نے کیا پھر مغیر اصوات کی صدا پر نماز میں اقتدا کیونکر جائز ہو سکتی ہے۔ اور حضور پرنور مرشد برحق سیدنا اعلیٰ حضرت مجدد اعظم دین و ملت رضی الرحمٰن عنہ کے رسالہ مبارکہ الکشف شافیا کی عبارات کا مطلب بھی یہی ہے کہ صدا سے آیت سجدہ سننے پر سجدہ واجب نہیں، کیونکہ ہوائے اول سے سماع نہ ہوا وغیرہ پس لاؤڈ اسپیکر کی صدا پر بھی اقتدا ناجائز و ممنوع ہے اور لاؤڈ اسپیکر پر تلاوت کرنے میں جہر مفرط بھی ہے۔ قرآن عظیم فرماتا ہے: ولاتجهر بصلاتک ولاتخافت بها وابتغ بين ذالک سبيلا۔ تفسیر احمدی میں ہے: لاتجهر بقرأة صلاتک حتى يستمع المشرکون ولاتخافت بها حتى لايسمع من خلفک وابتغ بين ذالک اى بين الجهر والاخفاء سبيلا وسطا۔ جب درمیانی جہر سے واجب ادا ہو چکا تو اس سے زائد جہر کی کیا ضرورت اور جہر مفرط کو کلام کے حکم میں فرمایا ہے اور نماز میں کلام مفسد نماز ہے۔ درمختار میں ہے: الصياح ملحق بالكلام فتح چلانا کلام کے حکم میں ہے۔ بہرحال لاؤڈ اسپیکر سے نماز میں بچنا ضروری ہے۔ اب علامہ ابن عابدین شامی عليه الرحمه سے بھی سنئے یہ ہے ردالمحتار جلد اوّل ص ۴۹۵۔ اعلم ان الامام اذا کبر الافتتاح فلابد لصحة صلوته من قصده بالتكبير الاحرام والا فلاصلاة له اذا قصد الاعلام فقط فان جمع بين الامرين بان تمد الاحرام والاعلان لااعلم فذالک وهو المطلوب منه شرعا. یعنی امام کے لیے ضروری ہے کہ تکبیر افتتاح میں نماز میں داخل ہونے کی نیت کرے اور اگر تکبیر افتتاح کہتے ہوئے اس نے صرف نمازیوں کو خبر دینے کا ارادہ کیا تو خود اس کی ہی نماز نہ ہوگی۔ اور اگر دخول فی الصلاۃ اور اعلان دونوں کی نیت تو یہی مقصود شرعی ہے۔ پھر ارشاد فرمایا: وكذالک المبلغ اذا قصد التبليغ فقط خالياعن قصد الاحرام فلا صلاة له ولا لمن يصلى بتبليغه فى هذه الحالة لانه اقتدىٰ بمن لم يدخل فى الصلاة فان قصد بتكبيره الاحرام مع التبليغ للمصلين فذالک هو المقصود منه شرعا كذا فى فتاوى الشيخ محمد بن محمد الغزى الملقب بشيخ الشيوخ ووجهه ان تكبير الافتتاح شرط او ركن فلابد فى تحقيقها من قصد الاحرام اى الدخول فى الصلاة واما التسميع من الامام والتحميد من المبلغ وتكبيرات الانتقالات منهما اذا قصد بما ذكر الاعلام فقط فلافساد للصلاة كذا فى القول البليغ فى حكم التبليغ للسيد احمد الحموى واقره السيد محمد ابوالسعود فى حواشى مسكين والفرق ان قصد والاعلام غير مفسد كمالو سبح ليعلم غيره انه فى الصلاة ولما كان المطلوب هو التكبير على قصد الذكر والاعلام فاذا محض قصد الاعلام فكانه لم يذكر وعدم الذكر

فی غیر التحریمۃ غیر مفسد وقد اشبعنا الکلام علی ھذہ المسئلۃ فی رسالتنا المسماۃ تنبیہ ذوی الافھام علی حکم لتبلیغ خلف الامام (ص۴۴۰،من الجلد الاوّل) یعنی اوراسی طرح مبلغ بکر جب صرف تبلیغ کا قصد کرے نماز میں داخل ہونے کی نیت نہ کرے تو نہ اس کی نماز ہوئی اور نہ اس مقتدی کی جو اس کی تکبیر سن کر تکبیر تحریمہ کہے نیت باندھے، کیونکہ ایسی حالت میں وہ نمازی اس کی اقتدا کر رہا ہے جو نماز میں داخل نہیں اور اگر تکبیر افتتاح سے مبلغ بکر نے نماز میں داخل ہونے اور امام کی آواز مقتدیوں کو پہنچانے کی نیت کی تو یہی مطلوب شرعی ہے۔ ایسا ہی علامہ شیخ محمد بن محمد غزی جن کا لقب شیخ الشیوخ ہے، ان کے فتاویٰ میں ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ تکبیر افتتاح شرط ہے یا رکن ہے۔ بہر حال نماز میں داخل ہونے کی نیت سے اس کا پایا جانا ضروری ہے۔ لیکن امام سمع اللہ لمن حمدہ اور مبلغ بکر ربنا لک الحمد اور تکبیرات انتقالات کہنے میں امام و مبلغ دونوں اگر صرف اعلام خبر دینے کی نیت کریں تو نماز میں کوئی خرابی نہ ہوگی۔ ایسا ہی ہے القول البلیغ فی حکم التبلیغ مصنفہ علامہ سید احمد حموی میں اور علامہ ابوالسعو دسید محمد نے حواشی مسکین میں اس کو تسلیم فرمایا ہے اور فرق یہ ہے کہ تکبیرات انتقال میں اعلام کا قصد مفسد صلاۃ نہیں۔ جس طرح سبحٰن اللہ کسی کو خبردار کرنے کو کہے کہ وہ نماز میں ہے اور تکبیر افتتاح سے مقصود نماز میں داخل ہونا اور خبردار کرنا دونوں میں تو جب صرف خبر دینے کی ہی نیت کی تو گویا وہ نماز میں داخل نہیں ہوا، تکبیر تحریمہ اس نے کہی ہی نہیں۔ اور اس مسئلہ پر ہم نے مفصل کلام کیا ہے اپنے رسالہ تنبیہ ذوی الافھام علی حکم التبلیغ خلف الامام میں الحمدللہ ربّ العالمین کہ اس مسئلہ کا گویا صاف اور صریح جزئیہ ہے کہ جو شخص نماز میں داخل نہیں اس کی اقتدا مفسد صلاۃ ہے اور اگر اوّل ہی سے ایسے شخص کی اقتدا کی تو نماز شروع نہیں ہوئی اور لاؤڈ اسپیکر نماز میں داخل ہونے کی ہر گز ہر گز صلاحیت ہی نہیں رکھتا، پھر اس کی صدائے تکبیر تحریمہ پر جو شخص اقتدا کریگا وہ سرے سے نماز میں داخل ہی نہیں ہوا اور جس مقتدی نے اپنے امام کی تکبیر تحریمہ سن کر یا کسی طرح مطلع ہو کر نماز شروع کی اور صدائے لاؤڈ اسپیکر سے ہرگز کچھ سروکار نہ رکھا ایسے نمازی مقتدی کی نماز تو شروع ہوگئی مگر نماز کے درمیان میں کسی رکن نماز یا کسی واجب کو ادا کرنے میں اگر لاؤڈ اسپیکر کی صدا کی اقتدا کر لی تو فوراً ہی نماز جاتی رہی اور لاؤڈ اسپیکر کے لگانے میں اسراف و تبذیر بھی ہے کہ بلا ضرورت شرعیہ اسے لگایا گیا، کیونکہ شریعت مطہرہ نے اس ضرورت کو مبلغین مکبّرین کے ذریعہ پورا فرما دیا تو یہ نہ ہوگا مگر اسراف۔ قال تعالیٰ ولا تسرفوا انہ لایحب المسرفین ٥ وقال عزوعلا ولا تبذر تبذیراً ٥ ان المبذرین کانوا اخوان الشیاطین ٥ الحاصل لاؤڈ اسپیکر کے عیوب و نقائص و مفاسد کو مدنظر رکھنا ضروری ہے۔ اور حضرات علمائے کرام و مفتیان عظام اہلسنّت کو حضرات فقہاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی یہ صراحت لاتجب بسماعہ من الصدیٰ کو پیش نظر رکھنا چاہیے اور اگر کسی مسجد کے ٹرسٹی اور متولی ہمت کریں یا کہیں سے مقتدی تیار ہوں اور مسئلہ کے ہر پہلو کو برقرار رکھتے ہوئے اپنی جیب سے لاؤڈ اسپیکر لگائیں کہ مسجد پر اس کا بوجھ نہ ہو اور فتوے کی متابعت کرتے ہوئے یہ کہیں کہ ہم مبلغ مکبّر رکھیں گے مگر امام کی قرأت ضرور

سنیں گے تو انہیں کہا جائے گا مبلغ مکبّر پہلے سے دونی تعداد میں مقرر کرو اور ان مبلغوں کو ہدایت کی جائے کہ امام کی آواز سنتے ہی تکبیر بولیں۔ اور امام بار بار لاؤڈ اسپیکر سے اعلان کرے کہ مسلمانو! خوب یاد رکھو کہ لاؤڈ اسپیکر کی صدا پر نہ تحریمہ باندھنا اور نہ تکبیراتِ انتقالیہ میں اس کی صدا کی پیروی کرنا ورنہ نماز نہ ہوگی۔ بلکہ آپ لوگ صرف امام و مبلغین کی تکبیرات پر تحریمہ باندھیں اور ارکان ادا کریں، لیکن ان سب ہدایات کے باوجود بھی کہیں مبلغین سستی کریں گے اور نمازی بھی کہیں نہ کہیں لاؤڈ اسپیکر کی صدا کی پیروی کر ہی جائیں گے اور اس سے ان کی نماز باطل ہوگی۔ اور یہ بھی ہوگا مثلاً جماعت شروع ہوتے وقت منتظمین نے حاضرین کے لحاظ سے مبلغین مقرر کیے۔ اور نماز شروع ہوتے ہی سینکڑوں آدمی آگئے، جن کو مبلغین کی آواز نہیں پہنچتی مگر اسپیکر کی صدا پہنچ رہی ہے تو ان لوگوں نے اسی صدا کی پیروی کرتے ہوئے اس کی صدا پر نماز ادا کی تو ان کی نمازیں نہیں ہوئیں اور یہ انتشار اور خرابی صرف لاؤڈ اسپیکر کے استعمال سے واقع ہوئی۔ لہٰذا نماز میں لاؤڈ اسپیکر کے استعمال سے احتراز و اجتناب لازم و ضروری ہے، کیونکہ لاؤڈ اسپیکر کی خرابی، خرابی ہی لائے گی اور اس کی اقتدا میں نماز نہ ہوگی۔ مسلمانوں کو نماز میں اس آلہ کے استعمال سے بچنا اور دور رہنا چاہیے۔ خدائے تعالیٰ نیک توفیق عطا فرمائے، آمین۔ فقیر اس مختصر کا تاریخی نام ''القول الانوار لعدم جواز الصلوٰۃ باقتداء لاؤڈ اسپیکر'' رکھتا ہے۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ رسولہ العلی الاعلیٰ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ و اصحابہ اجمعین وبارک وسلم ومجد وکرم وجل واعظم o

فقیر ابوالظفر محبّ الرضا محمد محبوب علی خاں قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی غفرلہ ولابویہ واخویہ واھلیہ و احبابہ آمین ۱۵ رمحرم الحرام یکشنبہ ۱۳۸۰ھ۔

باسمہ عزوجل حامداومصلیا ومسلما نعم الجواب بلاریب وارتیاب وللہ در المجیب وھو تعالیٰ اعلم بالحق والصواب محمد رجب علی القادری غفرلہ۔ مفتی نانپارہ، ضلع بہرائچ شریف۔

کذالک انا مصدق لذالک محمد یونس مطب غوثیہ، رپن روڈ ممبئی ۸۔

۹۲/۷۸۶۔ الجواب ھو الحق والصواب والفاضل المجیب مصیب ومتاب وانا الفقیر الحقیر ابوالحسنین آل مصطفی القادری برکاتی غفرلہ خادم السجادۃ القادریہ البرکاتیہ فے مارھرہ المطھرہ صدر آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء۔

لاشک فی صحۃ الجواب عبدالخالق عفی عنہ جونی مسجد مدنپورہ۔

۹۲/۷۸۶۔ الجواب صحیح واللہ ورسولہ اعلم جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم فقیر ابوالطاہر محمد طیب قادری رضوی غفرلہ مفتی شہر جاورہ ضلع رتلام، ایم پی۔

الجواب صحیح خادم درگاہ حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سید محمد خلیل اللہ بقلم خود۔

الجواب صحیح حاجی علی محمد دھوراجوی قادری رضوی سلامی غفرلہ۔

ناظم اعلیٰ جماعت رضائے مصطفیٰ گجرات راج پیپلا۔

جواب بحمدہٖ تعالیٰ بالکل حق وصحیح ہے محمد شمس اللہ صدیقی رضوی بستوی محلہ بھورے خاں مکان ۴ پیلی بھیت۔

الجواب جواب واللہ ورسولہ اعلم جل جلالہ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم

محمد مشاہد رضا خاں قادری برکاتی رضوی حشمتی عفی عنہ۔

۹۲/۷۸۶۔الجواب صحیح واللہ ورسولہ اعلم فقیر عبید الحشمت محمد یعقوب قادری رضوی حشمتی دھانے پوری گونڈوی غفرلہ وارد حال پیلی بھیت۔

الجواب صحیح فقیر محمد جعفر غفرلہ محلہ محمد واصل متصل امام باڑہ پیلی بھیت ۲۱/صفر المظفر ۱۳۸۰ھ۔

الجواب صحیح فقیر محمد نذیر غفرلہ پیلی بھیت۔

الجواب صحیح حق بلاریب فقیر عبد الرسول محمد باقر علی خان اشرفی القادری صدر مدرس مدرسہ فاروقیہ اہلسنّت بنارس۔

☆☆☆☆